احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 25 جولائی 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 25 جولائی 2001ء 3 جمادی الاول 1422 ہجری 25 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 166

نئی زندگی

حضرت شمعونؓ اہل کتاب سے مسلمان ہوئے تھے۔ ایک غزوہ سے واپس آئے کھانا کھایا اور وضو کر کے نفل ادا کرنے کے لئے مسجد میں چلے گئے۔ کوئی سورۃ شروع کی اور رات بھر وہی پڑھتے رہے۔ فجر کے بعد گھر آئے تو بیوی نے کہا جنگ سے واپسی پر کچھ آرام کر لیتے فرمایا مجھے ذکر الٰہی میں اور کچھ یاد نہیں رہتا۔ رات بھر قرآن کریم میں غور وفکر کرتا رہا۔ یہاں تک کہ فجر کی اذان ہوگئی

(الاصابہ جلد 2 ص 153۔ ابن حجر عسقلانی مصر۔ 1939ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرو

اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔ نہیں۔ خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اس پر کبھی برے دن نہیں آسکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو۔ اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔

مختصر یہ کہ خدا خود ان کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے۔ یہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ وہ علی کل شیءٍ قدیر ہے وہ عالم الغیب ہے وہ حی وقیوم ہے۔ اس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آگ میں پڑ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زندہ نکلنا کیا دنیا کے لئے حیرت انگیز امر نہ تھا۔ کیا ایک خطرناک طوفان میں حضرت نوحؑ اور آپ کے رفقاء کا سلامت بچ رہنا کوئی چھوٹی سی بات تھی۔ اس قسم کی بے شمار نظیریں موجود ہیں۔ اور خود اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے کرشمے دکھائے ہیں۔ دیکھو مجھ پر خون اور اقدام قتل کا مقدمہ بنایا گیا۔ ایک بڑا بھاری ڈاکٹر جو پادری ہے وہ اس میں مدعی ہوا۔ اور آریہ اور بعض مسلمان اس کے معاون ہوئے لیکن آخر وہی ہوا جو خدا نے پہلے سے فرمایا تھا۔ ابراء (بے قصور ٹھہرانا)

پس یہ وقت ہے کہ تم توبہ کرو اور اپنے دلوں کو پاک صاف کرو۔ ابھی طاعون تمہارے گاؤں میں نہیں۔ یہ خدا کا فضل وکرم ہے۔ اس لئے توبہ کا وقت ہے۔ اور اگر مصیبت سر پر آپڑی اس وقت توبہ کیا فائدہ دے گی۔ جموں، سیالکوٹ اور لدھیانہ وغیرہ اضلاع میں دیکھو کہ کیا ہو رہا ہے۔ ایک طوفان برپا ہے اور قیامت کا ہنگامہ ہو رہا ہے۔ اس قدر خوفناک موتیں ہوئی ہیں کہ ایک سنگدل انسان بھی اس نظارہ کو دیکھ کر ضبط نہیں کر سکتا۔ چھوٹا سا بچہ پاس پڑا ہوا تڑپ رہا اور بلبلا رہا ہے۔ ماں باپ سامنے مرتے ہیں۔ کوئی خبر گیر نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 195-196)

موسم برسات کی شجرکاری کے لئے ضروری ہدایات

موسم برسات کی آمد آمد ہے۔ ربوہ کے ماحول کو سرسبز وشاداب بنانے کے لئے اہالیان ربوہ اپنی مدد آپ کے تحت ہر سال ہزاروں کی تعداد میں پودے لگاتے ہیں۔ موسم برسات کی شجرکاری کی تیاری کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(1) پودے کا انتخاب آپ نے اپنی مرضی سے کرنا ہے لیکن خیال رہے کہ جہاں آپ پودے لگانا چاہتے ہیں وہاں اوپر بجلی کے تار تو نہیں اگر اوپر بجلی کے تار ہوں تو بڑے قد والے پودے نہ لگائیں۔ چھوٹے قد والے پودے مثلاً کنیر۔ گلہڑ وغیرہ لگائیں۔

جہاں جگہ کھلی ہے اوپر بجلی کے تار بھی نہیں ہیں وہاں آپ نیم۔ ارجن۔ سفیدہ۔ جامن۔ مولسری املتاس۔ بکائن وغیرہ لگائیں۔

اسی طرح پھلدار پودوں کا انتخاب بھی آپ اپنے گھر میں یا باہر جگہ کے حساب سے پودے کے پھیلاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے کریں۔

(2) سایہ دار پودوں میں سے نیم کا درخت کثیر الفوائد ہے اس لئے اگر آپ پسند کریں تو نیم کے درخت کو کثرت کے ساتھ لگائیں۔ یہ فضا میں تازگی لانے کے لئے دوسرے تمام درختوں سے بڑھ کر ہے۔

(4) پھلدار پودوں اور سایہ دار پودوں کو کھاد کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کھادوں کی تین بنیادی اقسام ہیں۔ سبز کھاد۔ گوبر کھاد اور کیمیاوی کھاد۔

پودوں کی نشوونما کے لئے مختلف مراحل میں مختلف مقدار میں ان کھادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں اگر آپ کو کوئی مسئلہ یا رہنمائی کی ضرورت ہو تو گلشن احمد نرسری میں ہر وقت تجربہ کار مالی موجود ہیں جو کہ مفید مشورے دیتے ہیں۔

باقی صفحہ 8 پر

جنازہ

☆ مکرم شیر محمد صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خادم مورخہ 21-7-2001 بروز ہفتہ لندن میں وفات پاگئے۔ ان کا جنازہ مورخہ 27-7-2001 بروز جمعہ انشاء اللہ ربوہ پہنچ رہا ہے۔

☆☆☆☆

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا 17 واں جلسہ سالانہ

ثاقب محمود عاطف صاحب سیکرٹری اشاعت آسٹریلیا

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت ہائے احمدیہ آسٹریلیا کا 17 واں جلسہ سالانہ اپنی اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ مورخہ 13 سے 15 اپریل 2001ء کو بیت الهدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس پاکیزہ جلسہ میں براعظم آسٹریلیا کے 620 احمدیوں نے شرکت کی جن میں ایڈیلیڈ، برزبین، کینبرا، میلبورن اور سڈنی کی جماعتیں شامل ہوئیں۔

اللہ کے فضل سے کئی ماہ پہلے سے ہی جلسہ سالانہ کی تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔ جماعت کے افراد نے جن میں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ شامل تھیں، نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے جلسہ کے کاموں میں حصہ لیا۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں ایک جلسہ کمیٹی تشکیل دی گئی اور مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے جن میں استقبال، رجسٹریشن، لنگر خانہ، سیکیورٹی، تقسیم خوراک، آب رسانی، رہائش، اسٹیج اور صحت و صفائی وغیرہ شامل ہیں۔ ایم ٹی اے آسٹریلیا نے اس موقع پر جلسہ سالانہ کی ساری کارروائی ریکارڈ کی۔ جلسہ کے کارکنان کو مکرم امیر صاحب آسٹریلیا نے جلسہ سے قبل تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ اسی طرح اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات نہایت ہی اعلیٰ انداز میں سرانجام پائے۔ جلسہ سالانہ کی کارروائی کے لئے بیت الهدیٰ کے دونوں ہالز استعمال کے گئے۔ جلسہ گاہ کو مختلف قسم کے بینرز سے سجایا گیا تھا۔ اسٹیج کا دلکش منظر جلسہ گاہ کی زینت کو بڑھا رہا تھا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا تھا۔ خواتین و حضرات کی کافی بڑی تعداد نے بک سٹال دیکھا اور سلسلہ کی کتب خریدیں۔ جلسہ سالانہ کے لئے معزز مہمانوں کی آمد کئی دن پہلے سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود جلسہ کے ایام سے پہلے شروع ہو کر 16 اپریل تک جاری رہا۔ مکرم سید محبوب جنود صاحب، مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب اور مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب نے نماز تہجد اور درس کے فرائض سرانجام دیے۔

پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس 13 اپریل کو بعد از نماز جمعہ تین بجے سہ پہر شروع ہوا۔ یہ اجلاس مکرم منیر احمد عابد صاحب صدر جماعت احمدیہ ایڈیلیڈ کی صدارت میں مکرم رانا اعجاز احمد صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا۔ مکرم شیخ شفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم چوہدری ناصر کاہلوں صاحب نے "دین میں خاندان کا تصور" کے موضوع پر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب نے "نماز کی اہمیت" کے موضوع پر کی۔ شام ساڑھے پانچ بجے مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔

دوسرا اجلاس

مورخہ 14 اپریل کو صبح دس بجے جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کا آغاز لندن سے تشریف لانے والے مہمان خواجہ رشید الدین قمر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم مجیب الرحمٰن سنوری صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔ مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم پاکیزہ کلام پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم موسیٰ بن مصران صاحب نے "نئی صدی اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب نے "مالی قربانی کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کا مالی نظام" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم اسامہ احمد چوہدری صاحب نے "پیشگوئی بابت حضرت مسیح موعود" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم چوہدری سیف اللہ خان صاحب نے کی۔

صبح کے اجلاس کے وقت خواتین کے جلسہ گاہ میں ان کا علیحدہ پروگرام شروع ہوا جو کہ نماز ظہر و عصر کے وقفہ تک جاری رہا۔ اس موقع پر لجنہ کی طرف سے ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ اس نمائش سے جو آمدنی ہوئی وہ ساری جماعت کے فنڈز میں جمع کروائی گئی۔

تیسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کے بعد اڑھائی بجے مکرم ممتاز علی مقبول صاحب صدر جماعت احمدیہ برزبین کی زیر صدارت تیسرے اجلاس کا آغاز مکرم قمر احمد صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم جبار محمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس اجلاس کی واحد تقریر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کی "معاشرے پر منشیات کے بداثرات" کے موضوع پر تھی۔

اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ یہ تقریب اس سال سے شروع ہوئی ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے H.S.C پاس کرنے والے طلباء میں ایوارڈز تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر محترم امیر صاحب نے عزیز گلفام احمد صاحب کو ان کی اعلیٰ تعلیمی کارکردگی پر ایوارڈ عنایت فرمایا۔ عزیزم گلفام احمد صاحب نے 99.6 فیصد نمبر حاصل کئے۔

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد مجلس سوال و جواب شروع ہوئی جس میں ریسرچ سیل کے نمائندگان مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب، مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب، مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب، مکرم ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد اسلم ناصر صاحب اور مکرم ڈاکٹر شہاب خان صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دیے۔ نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔

چوتھا اجلاس

مورخہ 15 اپریل بروز اتوار صبح دس بجے مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں جلسہ کے چوتھے اجلاس کا آغاز مکرم بشیر احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ مکرم ثاقب منظور صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ملک نعیم حبیب اللہ صاحب نے "سیرت النبی" کے موضوع پر کی۔ مکرم ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب کی تقریر کا عنوان تھا "عصر حاضر کے بارے میں قرآنی پیشگوئیاں"۔ مکرم خلیل شیخ صاحب نے "دین اور حقوق انسانی" کے موضوع پر تقریر کی جب کہ مکرم رمضان شریف صاحب نے اس اجلاس کی آخری تقریر "Concept of God in the Australian Aborigines" کے موضوع پر کی۔

اختتامی اجلاس

نماز ظہر و عصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد اڑھائی بجے مکرم مولانا محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز مکرم مرزا مظفر احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد خاکسار ثاقب محمود عاطف نے حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے ایک غیر از جماعت انڈونیشین دوست (جو کہ کینبرا سے تشریف لائے تھے) کو اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی۔ معزز مہمان نے اپنی تقریر کے دوران بتایا کہ ان کے والد صاحب نے جو کہ الازہر یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ تھے بتایا تھا کہ امام مہدی ظاہر ہونگے۔ معزز مہمان کی مختصر تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ آسٹریلیا اختتامی خطاب کے لئے تشریف لائے۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں شادی کی اہمیت اور بعد میں پیدا ہونے والے مسائل کو موضوع سخن بنایا۔ آپ نے قرآن و حدیث کے حوالے سے شادی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ شادی بیاہ کے معاملہ میں فریقین کو قرآنی حکم کے مطابق قول سدید سے کام لینا چاہئے تا کہ بعد میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ آپ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ شادی بیاہ کے معاملہ میں بات طے کرنے میں جلد بازی ٹھیک نہیں، بلکہ پوری چھان بین کے بعد فریقین تسلی کر کے بات پکی کریں۔ آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ بیرون ملک جاتے ہیں اور رشتہ طلب کرتے ہیں اور جلدی جواب چاہتے ہیں جب کہ دوسرے فریق کو دعا اور معلومات کے لئے وقت چاہئے ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ دوسرے فریق والے بھی غیر معمولی تاخیر کرتے ہیں جو کہ درست نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بعض دفعہ عہدیداروں سے معلومات فراہم کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ مکمل رپورٹ نہیں دینی چاہئے، گویا لحاظ داری ہونی چاہئے۔ اگر رپورٹ صحیح نہ دی جائے تو یہ دیانتداری کے خلاف ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ باہر کے ملکوں سے پاکستان وغیرہ جاتے ہیں اور حق مہر کے معاملہ میں دھوکہ سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً وہاں کی کرنسی میں ایک لاکھ حق مہر لکھایا جب کہ یہ یہاں کی ایک ماہ کی آمد اور بعض دفعہ اس سے بھی کم ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ رشتہ کے معاملہ کو طے کرنے کے لئے اور کسی بھی مسئلہ کے پیدا ہونے کی صورت میں اسے نبھانے میں پوری احتیاط اور تقویٰ سے کام لینا چاہئے۔ ایک عمدہ گھر کی تعمیر کے لئے میاں بیوی کے علاوہ والدین، رشتہ داروں اور دوستوں کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے۔

مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کی حاضری بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ کی حاضری 620 رہی۔ پہلے دن کی حاضری 575 تھی جب کہ گزشتہ سال پہلے دن کی حاضری 240 تھی۔ تینوں دن کی مجموعی حاضری 1720 رہی۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ جب پہلا جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں ہوا تھا تو اس کی حاضری بہت کم تھی اور آج اللہ کے فضل سے جلسہ کے کارکنوں کی تعداد اس حاضری سے بھی زیادہ ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

دے کر اپنے پڑوسی کو سکھ پیار کے موتی رول

پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی جماعت احمدیہ کے کردار کا لازمی حصہ ہے

ایسا نمونہ پیش کرو کہ تمہارا ہمسایہ تمہیں ماں جایا سمجھنے پر مجبور ہو جائے

دعوت الی اللہ کا ایک بہت بڑا گر پڑوسی کو تحائف دینا ہے

عبدالسمیع خان - ایڈیٹر الفضل

پڑوسی کے حقوق کی ادائیگی کو جماعت کے اخلاقی نظام کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اور عہدیداران جماعت کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

ہر شخص کو اپنے اپنے محلہ میں اپنے ہمسایوں کے متعلق اس امر کی نگرانی کرنی چاہئے کہ کوئی شخص بھوکا تو نہیں سوتا۔ اور اگر کسی ہمسائے کے متعلق اسے معلوم ہو کہ وہ بھوکا ہے تو اس وقت تک اسے روٹی نہیں کھانی چاہئے جب تک وہ اس بھوکے کو کھانا نہ کھلا لے۔

(الفضل 11 جون 1945ء)

اہل قادیان کو خصوصیت سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اگر ہر محلہ کے احمدی عزم مصمم کر لیں کہ اگر ہمارے ہمسایہ میں کوئی شخص بھوکا ہوا تو خواہ ہمیں خود بھوکا رہنا پڑا ہم اسے ضرور کھانا کھلائیں گے تو چند دنوں میں یہ حالت ہو جائے گی کہ تم تلاش کرو گے کہ تمہیں کوئی بھوکا ملے مگر تمہیں کوئی بھوکا نہیں ملے گا صرف ارادہ اور نیت کی ضرورت ہے۔

(الفضل 11 جون 1945ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھوکوں کو کھانا کھلانے کی باقاعدہ تحریک جاری فرمائی اور ہر علاقے کے عہدیداران کو اس بات کا مکلف قرار دیا۔ فرماتے ہیں:

آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدیدار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔

دیکھو میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔

اگر کسی وجہ سے آپ کا محلہ یا جماعت اس محتاج کی مدد کرنے کے قابل نہ ہو تو آپ کا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے گا کہ میں ایسے ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کر دوں۔

(الفضل 10 مارچ 1966ء)

صد سالہ جوبلی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جماعت کو جو نصائح فرمائیں ان میں پڑوسی سے حسن سلوک کو خاص طور پر شامل کیا۔ آپ نے فرمایا۔

"اچھے پڑوسی بنو اور ایسا مثالی اور نیک نمونہ پیش کرو کہ تمہارا ہمسایہ تمہیں اپنا ماں جایا سمجھنے پر مجبور ہو جائے۔ کوڑا کرکٹ ادھر ادھر مت پھینکو۔ اپنے ریڈیو کی آواز کو دھیما رکھو۔ اپنے پڑوسیوں کی پسند ناپسند کا خیال رکھو۔ ان کی مشکلات اور مسائل سے باخبر رہو۔ ان کے دکھ کو اپنا دکھ بنا لو اور ان کی خوشی کو اپنی خوشی"۔

چنانچہ عید کی تقریب پر احمدیہ بیوت الذکر کے قرب وجوار میں رہنے والے ہمسایوں کو عصرانے کی دعوتوں پر مدعو کیا گیا۔ قریب کے سکولوں اور کالجوں کے طلباء اور اساتذہ کو دوروں کی دعوت دی گئی۔

(ایک مرد خدا ص 424)

حضور نے ہمسایہ کے حقوق کی ادائیگی پر دعوت الی اللہ کی نظر سے خاص زور دیا ہے اور اس کے شیریں پھل (ثمرات) بھی بیان فرمائے ہیں۔

دعوت الی اللہ کا ذریعہ

حضور فرماتے ہیں:

"ہمسائیگی کے حقوق کا مضمون بہت ہی اہم ہے میں نے پچھلی دفعہ بھی نصیحت کی تھی کہ یورپ میں بھی اگر آپ نے (دعوت الی اللہ) کرنی ہو تو ہمسائیگی کے حقوق کے ذریعہ یہ سفر شروع کریں۔ کئی دفعہ انسان سامنے نہ آئے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے ایک تحفہ بھیج دے اور پھر تحفہ بھیج دے یہاں تک کہ لینے والے کے دل میں کرید ہو کہ یہ ہے کون جو مجھ سے بار بار اس طرح کا سلوک کر رہا ہے آپ اس کی تلاش کو نہیں نکلیں گے۔ وہ آپ کی تلاش کو نکلے گا۔ اسی طرح یہ جو ظاہری نعمت ہے یہ ایک باطنی نعمت میں تبدیل ہونے لگ جائے گی آپ محض ظاہری تحائف ہی نہیں دیں گے بلکہ روحانی تحائف کے لئے اس کے دل کو قبولیت کے لئے آمادہ کر دیں گے۔ پس نیک ہمسائیگی ایک بہت ہی بڑا خلق ہے اور اس کو اختیار کرنے سے انسان کئی قسم کی بدیوں سے بچ سکتا ہے اور کئی قسم کی نعمتوں کو پالیتا ہے"....

پھر فرمایا:

مجھے جرمنی سے ایک خاتون نے خط لکھا جن کے ہمسایوں سے بہت اچھے قریبی مراسم مضبوط ہونے لگ گئے۔ قرار پا گئے۔ اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ ایک موقع پر کوئی چیز انہوں نے پکائی تو اپنے ہمسائے کو بھجوا دی یہ کہہ کر ہمارا پاکستانی طرز کا کھانا ہے میں نے سوچا آپ کو بھی کھلائیں۔ اتنا متاثر ہوا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسے واقعات بھی اس دنیا میں ہو سکتے ہیں یہ خود گھر پر چل کر شکریہ ادا کرنے کے لئے آیا اور پھر دعوت الی اللہ کی ساری باتیں سنیں۔ دلچسپی لی اور کتابیں مانگیں اور اب پورا دعوت الی اللہ کا سلسلہ اس کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 جون 1994ء)

رسول کریم ﷺ کی درج ذیل نصیحت کی سچائی ملاحظہ ہو۔

حضور ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا:

جب پڑوسی کا بیٹا تیرے پاس آئے تو اس کے ہاتھ میں کوئی چیز رکھ دیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔

(کنزالعمال جلد 9 ص 58 کتاب الصحبۃ باب حق الجار)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حقوق ہمسایہ کا مضمون احمدیوں میں بڑی شان کے ساتھ جاری ہے اور احمدی معاشرہ بلکہ اس کے مخالف ہمسائے بھی اس سے متمتع ہو رہے ہیں۔

زندگی کی دعا

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر بھی رفقاء کے رنگ میں رنگین تھے۔ آپ اپنے ایک ہمسایہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کپورتھلہ میں میرا ہمسایہ پنڈت سوہن لال وکیل تھا۔ اس کے ساتھ ہمارے بہت اچھے تعلقات تھے۔ پاکستان بننے کے بعد حضرت مسیح موعود کی تمام کتب اور بعض دوسری قیمتی کتب بھی اس نے مجھے بھجوائیں۔ اس کے ساتھ کھانا پینا بھی ہمارے ساتھ بھائیوں کی طرح تھا۔ ایک دفعہ اس کی لڑکی کو ٹائیفائیڈ بخار ہو گیا۔ ان دنوں ابھی اس بخار کا علاج نہیں نکلا تھا قریباً اکیس دن بخار رہتا تھا۔ اور اکثر مریض اس بخار سے مر جاتے تھے۔ تقریباً پندرہ سولہ دن بعد اس لڑکی کی حالت خراب ہو گئی اور ہر قسم کا علاج بے سود ثابت ہوا۔ میں نے دیکھا کہ نہایت افسردہ غمگین حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے مکان کے باہر ایک تخت پوش ہوتا تھا۔ جس پر ہم اکثر شام کے وقت بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے۔ میں پنڈت سوہن لال کی مایوسی کی حالت دیکھ کر رات کو وہیں ٹھہر گیا اور رات تہجد کے لئے اٹھا۔ اور پنڈت کی لڑکی کے لئے درد دل سے دعا کی۔ اے میرے پیارے اللہ یہ میرا دوست ہے اس کی لڑکی کو اچھا کر دے۔ تاکہ اس کی پریشانی دور ہو۔ جب دعا سے فارغ ہوا تو سوہن لال نے مجھے دیکھ لیا اور پوچھا کہ آپ میری لڑکی کے لئے ہی دعا کر رہے تھے نا۔ میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا اب میری لڑکی تندرست ہوئی کہ ہوئی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ صبح کو وہ لڑکی بھلی چنگی ہو گئی اور کوئی تکلیف باقی نہ رہی۔ جب میں جاتا تو وہ لڑکی کو کہتا کہ شیخ صاحب کو سلام کرو۔ تم تو انہی کی دعا سے اچھی ہوئی تھی۔ اور تمہاری زندگی انہی کی دعا کا نتیجہ ہے۔

(ماہنامہ انصار اللہ اپریل 1995ء)

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ہی کے متعلق ان کے بیٹے حمید احمد صاحب ظفر بیان کرتے ہیں کہ وہ کپورتھلہ میں اپنے نئے مکان کی بنیادوں کی کھدائی کے لئے نشان دہی کرا رہے تھے کہ ایک ہمسایہ نے جن کی زمین کی حدود ہماری حدود سے ایک طرف متصل تھیں اعتراض کیا کہ آپ یہ نشان دہی میری زمین میں کر رہے ہیں۔ والد مرحوم نے اسی وقت کدال ان ہمسایہ کے ہاتھ میں پکڑا دی اور کہا کہ

"آپ جہاں بھی نشان لگادیں گے وہ مجھے منظور ہے" یہ کیفیت دیکھ کر وہ ہمسایہ کہنے لگے "تئیوں کوئی نہیں جت سکدا" یعنی تمہیں کوئی ہرا نہیں سکتا اور وہ کدال واپس کر کے وہاں سے یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ "جہاں مرضی نشان لگالو مجھے کوئی اعتراض نہیں"۔

اس بات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حسن سلوک سے پڑوسیوں کے دل کیسے جیتے جاسکتے ہیں۔ اور فضول بحث اور مجادلہ میں پڑے بغیر معاملات کو کیسے سلجھایا جاسکتا ہے۔ ہم اس گھر میں عرصہ دراز تک رہے اور بعد میں ساتھ والا گھر بھی تعمیر ہو گیا اور کبھی بھی آپس میں کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ نہ بزرگوں میں اور نہ بچوں میں اور یہ بات محض اس لئے ہوئی کہ گھر کی بنیاد رکھتے وقت ہمسایہ کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھا گیا اور بعد میں ایک مطمئن پڑوس جنت سے کم نہ تھا۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات پر عمل کرنا کس قدر بابرکت ہے!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پاکیزہ ورثہ اگلی نسلوں کو بھی منتقل ہو رہا ہے۔ لیکن ابھی اس کے قیام کے لئے بہت محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔

اجالا کر دیا

جماعت کی خواتین میں سے رخسانہ صاحبہ کو راہ مولیٰ میں قربانی کا شرف عطا ہوا ان کے شوہر محترم طارق صاحب نے ان کا ایک واقعہ یوں بیان کیا ہے کہتے ہیں کہ ایک دن مجھے یاد ہے کہ (LOAD SHEDING) کی وجہ سے بجلی سب کی چلی گئی تھی اور ساتھ کی ہمسائی اپنے بچوں سے کہہ رہی تھی کہ خدایا ہمارے پاس اتنے پیسے بھی نہیں کہ لالٹین ہی خرید سکیں۔ کہ اتنے میں رخسانہ نے یہ گفتگو ماں بیٹے کی سن لی فوراً اپنی جہیز والی لالٹین ان کے گھر جاکر چھوڑ آئیں جب واپس آگئی تو میں نے کہا اپنے گھر اندھیرا اور دوسروں کے گھر اجالا کر آئی ہو تو کہنے لگی کیا تم اس سے خوش نہیں ہوئے۔

(نگینے لوگ مصنفہ حفیظہ الرحمن ص251)

اعلان عام

حضرت چوہدری سر ظفراللہ خان صاحب کے بھائی چوہدری احمد شکراللہ خان صاحب نے جب 1939ء کے قریب اپنا مکان تعمیر کروایا تو یہ اعلان کیا کہ جب بھی کوئی ہمارا پڑوسی اپنا مکان تعمیر کرے تو اس کو اجازت ہے کہ وہ ہم سے پوچھے بغیر ہماری دیوار پر چھت یا شہتیر وغیرہ رکھ سکتا ہے۔ چوہدری صاحب کا یہ نمونہ حق ہمسائیگی کی عمدہ مثال ہے۔

(نگینے لوگ ص251)

شفایابی

محترم چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی لندن قیام فرماتے کہ ان کے ہمسایہ میں ایک ہندو خاتون کمر اور ٹانگ کی درد سے بہت بیمار تھیں۔ چلنے سے معذور ہو گئی تھیں۔ سارے علاج کر دیکھنے کے بعد مکان بیچ کر ہندوستان جانے اور حکیموں سے علاج کروانے کا ارادہ کر رہی تھیں کہ چوہدری صاحب کو پتہ چلا تو اپنی بیگم کے ساتھ جاکر ان خاتون کو بہت رقت بھری دعا کے ساتھ ہومیوپیتھک دوائی دی۔ چند روز کے بعد ان خاتون نے کھانا پینا شروع کر دیا اور دو چار ماہ کے اندر شفایاب ہو گئیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 10/1 اکتوبر 1997ء ص4)

مثالی خدمت

سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا نمونہ بھی غیر معمولی رنگ رکھتا ہے۔

جونہی کسی نئے گھر میں قیام شروع ہوتا ہمسایوں سے مل کر بچوں وغیرہ کے حال معلوم کرتیں اور ان کو قرآن پڑھانے کی ٹھان لیتیں جو بچے ان کے گھر نہ آ سکتے ان کو خود پڑھانے چلی جاتیں۔

اس طرح ہمسایوں سے محبت بھرے تعلقات بھی قائم ہو جاتے اور قرآن کی خدمت کا ثواب بھی شروع ہو جاتا۔

ان کی بیٹی امتہ الکافی بیان کرتی ہیں کہ:

سب ہمسایوں سے بہت اچھے مراسم رہے۔ لیکن نذر نیاز کے کھانے بے دھڑک فوراً واپس کر دیتیں اور کبھی ان رسومات کو اپنے تعلقات میں حائل نہ ہونے دیا۔ ہمسایوں کی خوشیوں اور غموں میں بھرپور شرکت کرتیں۔

ان کی ایک ہمسائی کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔ اس کی بیٹی کی شادی اچانک طے ہوئی۔ اور چونکہ شادی کے روز ان کی بیٹی کو ایک خاص قسم کا لباس بہت پسند تھا اس لئے وہ کپڑا سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کو دے گئیں کہ چند روز کے اندر تیار کر دیں۔ چنانچہ سیدہ نے رات گئے تک وہ لباس تیار کیا اور اس پر گوٹے وغیرہ کا کام بھی کر کے دیا۔

غریب اور ضرورت مند ہمسایوں کا بہت خیال رکھتیں جو بھی گھر میں موجود ہوتا بلا تکلف ان کی ضرورت کے مطابق بھجواتی رہتیں۔

زندگی کے آخری رمضان میں ساتھ والے گھر کے چوکیدار کو باقاعدہ سحری خود پکا کر دیتیں اور افطاری بھی کرواتیں۔

امتہ الکافی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ایک ہمسائی جن کو بہت بولنے کی عادت تھی ان سے دوسری ہمسائیوں نے کترانا شروع کر دیا تھا امی کے پاس بیٹھ کر گھنٹوں اپنے دکھ سکھ بیان کرتی جاتیں مگر امی انتہائی خاموشی اور صبر سے سنتیں اور مجال ہے جو ماتھے پر بل آجائے۔

(ماہنامہ مصباح ربوہ ستمبر 1997ء ص19,18)

شیخ ناصر احمد خالد صاحب لاہور

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ "دنیا بھر کے احمدی اپنے آباؤاجداد کے تذکرے کو زندہ کریں" آج میں کچھ باتیں اپنے خسر حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم (1977ء-1901ء) اور ان کے خاندان کے بارے میں کرنا چاہتا ہوں۔ گجرات کے رہنے والے حضرت منشی محمد الدین صاحب پٹواری (بعد میں واصل باقی نویس) حضرت مسیح موعود کے رفقاء قدیم 313 میں شامل تھے تقسیم ملک کے بعد مرکز احمدیت قادیان میں درویشی اختیار کی۔ اور وہیں وفات پاکر قادیان کے بہشتی مقبرہ میں آسودہ خاک ہوئے۔ ان کے چاروں بیٹے احمدیت کے آسمان پر ستارے بن کر چمکے۔ سب سے بڑے حضرت صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) اور بعد میں صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ تھے جن کے ایک بیٹے برادرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ایم اے وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ ہیں۔ دوسرے نمبر پر حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب (والد محترم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ لاہور) تھے۔ جن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا تھا: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب سلسلہ کی تاریخ میں اور حضرت مصلح موعود کے ساتھ خصوصی تعلق کی بناء پر ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے"

(حوالہ اخبار الفضل ربوہ 16 جون 1998ء)

آپ بہت نافع الناس وجود۔ بے نفس۔ بے لوث اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت مصلح موعود کے فدائی اور عاشق صادق تھے۔ وہ ہر احمدی کو اسی معیار پر پرکھتے تھے۔ جو حضرت صاحب اور حضرت مصلح موعود نے مقرر فرمائے تھے۔ اور اس سلسلہ میں کسی رورعایت کے قائل نہ تھے۔ تیسرے نمبر پر چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بیرسٹرایٹ لاء تھے۔ جو وکیل القانون تھے۔ جن کے بیٹے باسکٹ بال کے مشہور کھلاڑی عزیزم برادرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ ہیں۔ چوتھے نمبر پر چوہدری غلام یاسین صاحب سابق مربی امریکہ ہیں جن کو آج بھی پرانے امریکی احمدی بہت محبت اور عقیدت سے یاد کرتے ہیں۔ جب 1948ء میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق وزیر خارجہ حکومت پاکستان۔ سابق صدر جنرل اسمبلی یو این او اور سابق صدر عالمی عدالت انصاف ھیگ جنرل اسمبلی میں کشمیر کے مسئلہ پر بحث کرتے تو چوہدری صاحب بھی مہمانوں کی گیلری میں موجود ہوتے۔ کیونکہ وہ اس وقت امریکہ میں سلسلہ کے مربی تھے۔ اب یہ چاروں وفات پاچکے ہیں۔

چوہدری فضل الٰہی صاحب سابق صدر پاکستان (14۔ اگست 1973ء تا 16 ستمبر 1978) حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم کے گرائیں (یہ بھی گجرات کے رہنے والے تھے) اور ہم مکتب تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے والد گرامی اور چوہدری صاحب کے والد بھائی بنے ہوئے تھے۔ اس دیرینہ تعلق کی بناء پر جب میں نے انہیں ان کے بچپن کے دوست حضرت ڈاکٹر صاحب کی وفات کی اطلاع دی۔ تو ان کی طرف سے دستخط شدہ تعزیتی خط محررہ 21۔ نومبر 1977ء میرے نام موصول ہوا۔ جس کی تحریر یہ ہے:

مجھے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی اچانک وفات کا سن کر دلی صدمہ ہوا ہے۔ مرحوم سے میرے دیرینہ مراسم تھے۔ وہ ایک بے لوث اور مخلص انسان تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی پیرانہ سالی میں ان کے بھائی اور جواں سال بیٹے کا وفات پا جانا ان کے لئے شدید صدمات تھے۔ ان اموات کا ان کے ذہن پر جو کرب اور بوجھ ہوا ہوگا اس کا بخوبی احساس ہوتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی وفات سے ایک بزرگ ہستی جو آپ کے لئے دعا وبرکت کا سرچشمہ تھی

باقی صفحہ 5 پر

میرے امام کا یہی حکم ہے

ایک بیوہ احمدی خاتون تھیں۔ جب 1947ء کے فسادات ہوئے تو ان کا بیٹا ٹائیفائڈ کا شکار ہو گیا۔ مگر محاصرہ کرنے والے دشمنوں نے انہیں دوائی لینے کے لئے نہ جانے دیا۔

اور وہ پڑوسن جس سے انہوں نے ساری عمر احسان کیا تھا اور منہ سے اسے بہن کہا تھا۔ لیکن آڑے وقت پر اس پڑوسن نے بھی دل آزاری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ جب بیوہ کے جوان بچے نے وقت گزر جانے پر اپنی بیوہ ماں کے پاس اس کی منہ بولی بہن کو بیٹھے دیکھا تو کہا اماں اب بھی آپ اسے بہن کہتی ہیں۔ اس نے یہ سلوک آپ سے کیا تھا تو ماں نے جواب دیا۔ ہاں بیٹا میرے "ناصر" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) کا یہی حکم ہے۔ اس نے جو کچھ کیا اس کے باوجود میں اس سے حسن سلوک ہی کروں گی۔

(ماہنامہ انصار اللہ نومبر 1974ء ص3)

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

دولت کا منبع

ہارون رشید اپنے کالم ناتمام میں لکھتے ہیں:

پشاور کی دیوبند کانفرنس میں شرکاء کی تعداد کیا تھی؟ مولانا فضل الرحمان کے حامی بیس لاکھ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کراچی سے چترال تک کے ان مسافروں میں سے ہر ایک کے خورونوش، سفر، شامیانوں اور دوسرے اخراجات پر اگر ایک ہزار روپے فی کس اٹھے ہوں؟ یہ دو ارب روپے بنتے ہیں۔ ہمیں احتیاط سے کام لینا چاہئے اور شرکاء کی تعداد تین لاکھ فرض کر لینی چاہئے۔ تین لاکھ شرکاء، 500 روپے فی کس۔ یہ پندرہ کروڑ روپے ہوتے ہیں۔ اگرچہ مولانا فضل الرحمان ایک لاکھ پر رضامند نہ ہوں گے مگر فی الحال انہیں ناراض کر کے یہ مفروضہ قائم کر لیجئے اور اخراجات مزید کم کر کے 300 روپے فی کس کر دیجئے تین کروڑ روپے۔ پچھلے برس بلوچستان میں قحط پڑا تو صوبے کی سب سے بڑی سیاسی جماعت نے بھوک سے بلکتے بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کو کتنے عطیات دیئے؟ شائد تین لاکھ بھی نہیں۔ اگر دیوبند کانفرنس کے شرکاء نے جوش و جذبے کے عالم میں یہ اخراجات خود برداشت کیے تھے۔ تو کیا قرآن مجید اور سیرت رسولؐ سے اکتساب زر کرنے والے یہ لوگ اس قدر بے حس ہیں کہ وہ قحط کے مارے لاچار اور بے بس انسانوں کے لئے دو تین سو روپے فی کس بھی دے نہ سکتے اور اگر یہ اخراجات جماعت نے برداشت کئے ہیں تو سادہ سا سوال یہ ہے کہ سرمائے کی اس ریل پیل کا سرچشمہ کہاں ہے؟

مفید مشورہ

جناب نجم سیٹھی صاحب اپنے کالم بعنوان ''ہار نہ مانیں'' میں جنرل پرویز مشرف صاحب کو مشورہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''اس میں شک نہیں کہ جی ایچ کیو کی طرف سے ہماری سیاسی تاریخ پر ایک سرسری سی نظر ڈالنے سے بھی ہمارے جرنیلوں پر واضح ہو جانا چاہئے تھا کہ جب بھی کوئی حکومت ملاؤں کے سامنے ایک انچ بھی پیچھے ہٹی ہے تو وہ ہمیشہ ایک گز پیچھے ہٹنے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ مگر راولپنڈی کو تو اصلاحی پالیسیوں کے اعلان کی جلدی ہے اور اس سے بھی زیادہ عجلت میں انہیں منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ ملا اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے، جب تک مملکت ان کے سامنے سرنگوں نہ ہو جائے۔ آج وہ کابینہ کے سینئر ارکان کو ''مغربی استعماری نظام کے سیکولر ایجنٹ'' ہونے کا غلط طور پر ہدف بنا رہے ہیں۔ کل وہ چیف ایگزیکٹو کو بھی یہی کچھ کہیں گے، جنہوں نے کابینہ کے ان لوگوں کا تقرر کیا ہے..........

پاکستان کی ساخت میں دو بڑے تضادات ہیں اور ہر چیز انہی کی وجہ سے وجود میں آتی ہے۔ پہلا تضاد تو ایسی اسلامی مملکت سے متعلق ہے کہ جیسی ہماری خواہش ہے یا جیسا بنانا چاہتے ہیں۔ یہ ایک اعتدال پسند اور جدید چیز ہے یعنی ایک پرامن خود مختار مملکت، جس میں تمام عوام آپس میں متحد رہیں یا ایک دوسرا انتہا پسند اور رجعت پسند ماورائے قومیت متشدد جہادی رویہ ہے۔ ہمیں ان دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے۔ دوسرا تضاد خود انحصاری اور مضبوطی کے ضمن میں ہماری اہلیت یا پھر دوسروں پر انحصار کرنے اور کمزور رہنے سے متعلق ہے۔ اگر ہر پاکستانی ٹیکس دینے لگے اور کرپشن جڑ سے اکھاڑ دی جائے تو ہم ایک مضبوط اور خود پر انحصار کرنے والی قوم بن جائیں گے۔ اگر کرپشن اسی طرح جاری و ساری رہی اور ٹیکس چور ہڑتالیں کرتے رہے تو ہم کمزور ہو جائیں گے اور اپنی اقتصادی بقا کے لئے بیرونی طاقتوں اور اداروں پر انحصار کرنے لگیں گے۔

جنرل پرویز مشرف صاحب! ہماری بات بھی سنیں۔ تمام مفاد پرست ایک عظیم مصلح کے سامنے کاغذی شیر ثابت ہوئے ہیں۔ اگر آپ ڈٹ گئے اور ان کے ساتھ لڑے تو آپ جیت جائیں گے۔ اگر آپ ان کے سامنے دب گئے تو آپ لڑے بغیر ہار جائیں گے اگر آپ قائداعظم کے پاکستان کو بچانا چاہتے ہیں تو ہار نہ مانیں۔

(روزنامہ ''خبریں'' 29 مئی 2000ء)

سوچنے کا مقام

اس وقت کرہ ارض پر مسلمانوں کی تعداد قریباً ایک ارب ہے۔ ان میں سے تقریباً 60 کروڑ ان پڑھ اور بالکل ناخواندہ ہیں۔ بیشتر قرآن مجید ناظرہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ یہ علمائے کرام کے سوچنے کا مقام ہے۔

(ہفتہ وار سائنس میگزین 16/ جون 1989ء ص 8)

ہمہ گیر تحریک کی ضرورت

جناب طاہر القادری اپنے ایک انٹرویو میں بیان کرتے ہیں:۔

جب تک امت مسلمہ کی تاریخ میں جزوی بگاڑ ہوتے تھے اس وقت تو جزوی نوعیت کے کام ان بگاڑوں کا ازالہ کر سکتے تھے۔ اسلام کی ابتدائی بارہ صدیوں میں ایسا بہت کم ہوا کہ اسلامی معاشرے کے تمام گوشے بیک وقت اسی بگاڑ کی زد میں آ گئے ہوں۔ جو طبقہ بگاڑ کی زد میں آ جاتا تھا اس کے خلاف اصلاح احوال کی لہر ابھرتی تھی اور اس طرح مجموعی طور پر اسلامی معاشرہ صحیح خطوط پر چلتا رہا.... مگر گزشتہ اڑھائی صدی سے مسلمانوں کا بگاڑ جزوی نہیں رہا۔ سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی اقتدار میں جو زوال آیا اس نے اخلاقی، روحانی، مذہبی، فکری، تعلیمی اور ہر طرح کی اقدار کو ملیامیٹ کر دیا۔ اب دو صدیوں سے پیدا ہونے والا بگاڑ جزوی نہیں رہا یہ کلی بگاڑ ہے ایسے بگاڑ کا ازالہ کلی اور ہمہ گیر انقلابی تحریک سے ہی ممکن ہے۔

(قومی ڈائجسٹ لاہور نومبر 1986ء ص 30)

حضرت ابوبکرؓ کے عہد کا سکہ

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق ساہیوال کے چک نمبر 108 سات آر کے محمد احمد نواز کو مکہ معظمہ سے سن تیرہ ہجری کا قدیم سکہ ملا ہے۔ جس کی ایک طرف کلمہ طیبہ اور دوسری طرف حضرت ابوبکرؓ کے عہد کی مہر لگی ہوئی ہے اور اس کا قطر ڈیڑھ سنٹی میٹر ہے۔ احمد نواز مکہ معظمہ میں ملازمت کرتا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 22/ فروری 1987ء)

گاندھی کا کلمہ پڑھنا

مسٹر کرم الٰہی عبد علی مہاتما گاندھی سے اپنی ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

میں نے ہنس کر کہا: مہاتما جی آپ کلمہ پڑھ لیجئے اور مسلمان ہو جایئے۔

مہاتما جی نے مسکرا کر کہا: کلمہ تو میں ہر وقت پڑھتا ہوں اور اب بھی پڑھتا ہوں لا اله الا الله محمد رسول الله مگر اس سے میری ذات تو نہیں بدل جاتی۔ یاد رکھو ذات کا میں بنیا ہوں۔

(ہفتہ وار منادی دہلی 21/ اگست 1936ء ص 17

ایڈیٹر خواجہ حسن نظامی)

عیسائی بچوں کو قرآن پڑھانا

روزنامہ جنگ کے جمعہ میگزین میں دینی مسائل کے کالم میں ایک سوال اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب کا جواب۔

س۔ عیسائی بچوں کو قرآن پاک پڑھانا جائز ہے یا نہیں۔

ج۔ کوئی حرج نہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور جمعہ میگزین یکم ستمبر 1989ء ص 20)

بقیہ صفحہ 4

اس جہان فانی سے رخصت ہو گئی ہے لیکن مشیت ایزدی میں انسان کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ میری دلی دعا ہے کہ خداوند کریم مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کو اور غم زدہ خاندان کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کا مخلص (فضل الٰہی چوہدری)

بقیہ صفحہ 6

باہم ملنے سے قبل ہی RETINA تک پہنچ جاتی ہیں اس طرح دور کی چیزیں تو صاف نظر آتی ہیں کیونکہ آنکھ کا LENS جو نارمل آنکھ میں فلیٹ شکل میں رہتا ہے۔ اس آنکھ میں وہ مطلوبہ حد تک موٹا ہو جاتا ہے۔ لیکن قریب کی نظر میں چونکہ LENS کو اور زیادہ موٹا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے ایک تو آنکھوں میں اور سر میں درد رہنے لگتا ہے اور دوسرے قریب کی نظر دھندلی ہوتی ہے۔ اس عارضہ کو ٹھیک کرنے کے لئے محدب عدسہ کی عینک یا CONTACT LENS استعمال کئے جاتے ہیں جو درمیان سے موٹے ہوتے ہیں۔

ایک اور عارضہ نظر کا یہ ہے کہ CORNEA یعنی وہ پردہ جو IRIS کے باہر کی طرف ہوتا ہے اس کی شکل درست نہیں ہوتی جس کی وجہ سے روشنی کی کچھ شعاعیں تو RETINA پر مرکوز ہو جاتی ہیں لیکن کچھ شعاعیں یا تو RETINA تک پہنچنے سے قبل ہی مل جاتی ہیں اور یا ملنے سے قبل ہی RETINA تک جا پہنچتی ہیں۔ یعنی قریب نظری اور دور نظری دونوں کی کیفیت اس میں موجود ہوتی ہے اور دونوں قسم کے فاصلوں کی تصویریں مدھم ہوتی ہے۔ اس عارضہ کو CYLINDRICAL LENS کے ذریعہ ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔

چالیس اور پچاس سال کی عمر کے درمیان عموماً LENS سخت ہو جاتا ہے اور کسی حد تک موٹائی اختیار کرنے کی لچک کھو دیتا ہے۔ اس صورت حال کو PRES BYOPIA کہا جاتا ہے۔ ساٹھ سال کی عمر تک LENS اتنا سخت ہو جاتا ہے۔ کہ بالکل موٹا نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگوں کو لازماً قریب کے کام کرنے اور پڑھنے لکھنے کے لئے عینک استعمال کرنا پڑتی ہے۔ اور اگر وہ پہلے بھی عینک استعمال کرتے تھے تو اب نہیں BIFOCAL لینز کی عینک لگانا پڑے گی جو قریب نظری اور دور نظری دونوں صورتوں کی اصلاح کرتی ہے۔

عطیۂ خون
خدمت بھی عبادت بھی

آنکھ - قدرت کا کرشمہ

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

خدا تعالیٰ نے اس کارخانہ قدرت میں اپنی صناعی کے ایسے ایسے شاہکار چاروں طرف بکھیر رکھے ہیں کہ بصیرت کی آنکھ ان کے پیچھے خالق حقیقی کے جلوہ کو فوراً پہچان لیتی ہے۔ ہو نہیں سکتا کہ ایسی پیچیدہ تخلیق اور اس سے پیدا ہونے والے باکمال نتائج ارتقاء کے عمل کے ذریعہ خود بخود پیدا ہو گئے ہوں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نظام قدرت میں چاروں طرف نگاہ دوڑاؤ اور غور و فکر کرو۔ کیونکہ سچے غور و فکر کا لازمی نتیجہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر محکم یقین کی صورت میں نکلے گا۔ ذرا آنکھ کی بناوٹ کو ہی دیکھیں جو کسی بھی جانور کے ان گنت اعضاء میں سے محض ایک ہے اور اس کی پیچیدگی اور اکمل و اعلیٰ کارکردگی سے اندازہ لگائیں کہ اگر جانور کے جسم کے باقی حصے بھی اپنی اپنی جگہ پر اس طرح کام کر رہے ہوں تو کیا وہ جانور عجوبہ روزگار ہو گیا نہیں۔ اور یہ چیز کسی ایک جانور سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر جگہ یہی منظر سامنے آتا ہے بلکہ مختلف جانوروں کی آنکھوں کی مختلف شکل۔ تعداد اور طریقہ کار اس کو اور بھی زیادہ دلچسپ اور حیرت انگیز بنا دیتے ہیں۔

آنکھ کی ساخت

عام آدمی کی اصطلاح میں آنکھ سفید رنگ کے بیضوی ڈھیلے کا نام ہے جس کی حفاظت کے لئے اوپر اور نیچے کے دو پپوٹے اور ان کے کناروں پر پلکوں کی جھالر ہوتی ہے۔ پلکیں آنکھ کو مٹی کے ذرات اور دیگر ننھی ننھی چیزوں سے محفوظ رکھتی ہیں جب کہ پپوٹے حفاظت کے ساتھ ساتھ صفائی کا کام بھی کرتے ہیں۔ جونہی کوئی چیز آنکھوں کے سامنے آتی یا پلکوں سے مس کرتی ہے فوراً خودکار طریقہ سے پپوٹے اپنے آپ بند ہو کر آنکھوں کو اپنی حفاظت میں لے لیتے ہیں۔ نیز سوتے وقت بھی پپوٹے بند ہو کر یہی فرض سرانجام دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر شخص اپنی آنکھوں کو وقفہ وقفہ سے جھپکتا رہتا ہے۔ دراصل آنکھ کسی بہترین کیمرہ کا لینز LENS ہے جسے ہر وقت صاف ستھرا رہنا چاہئے تاکہ اس سے تصویر واضح اور صاف بنے۔ ہر بار جب ہم اپنی آنکھوں کو جھپکتے ہیں تو پپوٹے سفید ڈھیلے پر لیسدار رطوبت کی پتلی سی تہہ بچھا دیتے ہیں جو CORNEA کی جھلی کو جس میں سے روشنی گزر کر اندر جاتی ہے صاف کر دیتی ہے۔ آنکھ کے ناک کی طرف کے اندرونی کونے میں ایک باریک نالی ہے جو ناک میں کھلتی ہے۔ ضرورت سے زائد آنکھ کا پانی اس نالی کے ذریعہ ناک میں چلا جاتا ہے۔ اسی لئے جب ہم روتے ہیں تو ہمارے ناک میں پانی جمع ہو جاتا ہے جو انہی آنسوؤں کی وافر مقدار ہوتی ہے یا جب ہم آنکھ میں کوئی کڑوے ڈراپس ڈالتے ہیں تو ان کی کڑواہٹ ہمیں گلے میں محسوس ہوتی ہے جو ان ڈراپس کا ناک میں سے ہو کر گلے تک آنے کا نتیجہ ہے۔

آنکھ کے ڈھیلہ کا سفید حصہ 5/6 ہوتا ہے جس کے مرکز میں 1/6 حصہ پر مشتمل رنگدار حصہ ہے جو سیاہ۔ بھورا۔ نیلگوں یا کسی بھی شیڈ کا ہو سکتا ہے۔

اسے آئرس IRIS کہا جاتا ہے۔ اس کا رنگ جسم میں موجود سیاہی مائل بھوری رطوبت جسے MELANIN کہتے ہیں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جتنی زیادہ یہ رطوبت مقدار میں آئرس کی جھلی میں ہو گی اور جتنی زیادہ سطح کے قریب ہو گی اتنا ہی گہرا آنکھوں کا رنگ ہو گا۔ آنکھوں کے رنگ کو تبدیل کرنے کے لئے اسی آئرس کے اوپر اپنی مرضی کے رنگ کا CONTACT LENS لگوا لینے سے آنکھوں کا وہی رنگ ہو جائے گا۔ اسی رطوبت سے انسان کی جلد اور بالوں کا رنگ بنتا ہے۔ یہ رنگ دار رطوبت آنکھوں کو رنگ دینے کے علاوہ ایک اور بہت اہم کام سرانجام دیتی ہے۔ وہ ہے روشنی کی تیز شعاعوں کو جذب کر کے آنکھ کو چندھیانے سے محفوظ رکھنا۔ اسی لئے زیادہ گہری رنگت والی آنکھیں تیز روشنی کو بہتر طور سے برداشت کر لیتی ہیں۔ وہ لوگ جنہیں ALBINO کہا جاتا ہے جن کا رنگ پھلبہری جیسا صاف اور سفید اور بال بھی سفید ہوتے ہیں ان میں میلانن MELANIN کی رطوبت کی کمی ہوتی ہے یا بالکل نہیں ہوتی۔ اسی لئے وہ روشنی کو برداشت نہیں کر سکتے۔

رنگ دار آئرس کے مرکز میں سوراخ ہوتا ہے جو ہو بہو کیمرہ کے APERATURE سے مشابہہ ہے۔ اس کے آس پاس کے اعصاب اسے تیز روشنی میں سکیڑ کر ایک کاغذ کی پن کے سرے کے برابر چھوٹا کر دیتے ہیں اور مدھم روشنی میں پودے کا پورا سوراخ کھول دیتے ہیں۔ اس سوراخ کو PUPIL کہا جاتا ہے۔ سوراخ کے اندرونی جانب عین IRIS کی سیدھ میں آنکھ کا LENS یا عدسہ لگا ہوا ہے جو اسپرین کی ٹکیہ کے سائز کا ہے اس کے اعصاب اس کو موٹا اور باریک کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسے دنیا کے بہترین کیمرہ پر بھی فوقیت حاصل ہے۔ جب ہم چیزوں کو دیکھتے ہیں تو دراصل ان اشیاء سے منعکس ہوتی ہوئی روشنی ہماری آنکھ کے لینز میں سے گزر کر آگے RETINA کے پردے پر اس چیز کا الٹا عکس بناتی ہے یعنی نیچے کا حصہ اوپر اور دائیں طرف کا حصہ بائیں طرف شکل میں بنتا ہے لیکن ہمارا دماغ اس شبیہہ کو سیدھا کر کے دیکھتا ہے۔ دور کی چیزوں میں سے آتی ہوئی روشنی کی شعاعیں تقریباً متوازی ہوتی ہیں۔ ان کو RETINA کے مرکز میں واقع چھوٹے سے نشیب میں ایک نقطہ پر مرتکز کرنے کے لئے CORNEA یعنی IRIS کے باہر کی طرف کا پردہ انہیں اندر کی طرف کو موڑ کر اکٹھا کرتا ہے اور اگر پھر بھی کچھ فرق رہ جائے اور وہ ایک نقطہ پر مرتکز نہ ہوں تو بقیہ کام LENS کرتا ہے۔ نزدیک کی چیزوں سے آتی ہوئی شعاعیں باہر کی طرف کو پھیل رہی ہوتی ہیں اس لئے انہیں اکٹھا کرنے کے لئے زیادہ طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس صورت حال میں LENS کے اعصاب اسے گول اور موٹائی میں زیادہ کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ زیادہ طاقت سے بکھری شعاعوں کو اکٹھا کر کے RETINA کے پردے پر مرتکز کر دیتا ہے۔ RETINA کے ساتھ لگے ہوئے باریک تار ان شعاعوں کو الیکٹریکل سگنلز کی صورت میں تبدیل کر کے ایک NERVE کے ذریعہ دماغ تک پہنچاتے ہیں جو ان سگنلز کو تصویر کی شکل میں تبدیل کر کے دیکھتا ہے۔

نظر کے بعض عوارض

آنکھ کا ڈیلہ عموماً ایک انچ لمبا ہوتا ہے اور ایک ڈیلے کے مرکز سے دوسرے ڈیلے کے مرکز تک کا فاصلہ اڑھائی انچ ہوتا ہے۔ اس طرح دونوں آنکھیں کسی منظر کو دو ہلکے سے مختلف زاویوں سے دیکھتی ہیں۔ ہر آنکھ کے RETINA میں سے NERVES کی تاریں آدھی سیدھی دماغ کے اس حصہ کی طرف جاتی ہیں اور آدھی دوسری آنکھ کے NERVES کو کراس کرتی ہوئیں دماغ کے دوسرے حصہ کی طرف جاتی ہیں۔ اس طرح دماغ کے دونوں طرف کے دیکھنے والے حصے بیک وقت دونوں آنکھوں کی تصاویر کو دیکھتے ہیں۔ اس عمل سے ہمیں چیزوں کے فاصلہ اور موٹائی کا ادراک ہوتا ہے۔ ایک آنکھ سے دیکھنے کی صورت میں فاصلہ اور موٹائی معلوم نہیں ہو سکتی۔ بالکل ایسے ہی جیسے دونوں کانوں سے بیک وقت سننے سے آواز کی سمت اور گہرائی کا جو اندازہ ہوتا ہے وہ ایک کان سے نہیں ہو سکتا۔ اس چیز کو STEREO EFFECT کہا جاتا ہے۔ اگر کسی بیماری یا حادثہ کی صورت میں دماغ کا ایک طرف کا حصہ ماؤف ہو جائے تو اس کے الٹی طرف کی آنکھ کی بینائی میں کمی آ جائے گی۔

عام حالات میں ہماری آنکھوں کے اعصاب انہیں اس زاویہ پر رکھتے ہیں کہ دونوں میں بننے والی تصاویر جو ایک دوسری سے ہلکی سی مختلف ہیں ایک مخصوص جگہ پر بنیں اور دونوں آنکھیں انہیں بیک وقت ٹھیک دیکھ سکیں اس عمل کو BINOCULAR VISION کہا جاتا ہے۔ اگر ڈھیلوں کے باہم مطابقت نہ رکھنے کی وجہ سے یعنی ٹیڑھا پن کی وجہ سے دونوں تصاویر متعلقہ جگہ پر نہ فوکس ہوں تو یا منظر دھندلا ہو گیا دو تصاویر نظر آئیں گی۔ عموماً ایک آنکھ دوسری سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ اور جس طرح بعض لوگ جیسے دائیں ہاتھ سے کام کرنے کی بجائے LEFT HANDED ہوتے ہیں اسی طرح بعض لوگ LEFT EYED ہوتے ہیں جو کیمرہ یا بندوق کو بائیں آنکھ سے دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

RETINA کے ساتھ 12 کروڑ کی تعداد میں RODS اور 60 لاکھ کی تعداد میں CONES لگے ہوئے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے CELLS یا خلیات ہیں۔ لمبی شکل کے RODS مدھم روشنی کو دیکھتے اور گول شکل کے CONES تیز روشنی کو دیکھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ مدھم روشنی میں ہمیں چیزوں کے رنگ نظر نہیں آتے۔ وہ محض بلیک اینڈ وائٹ ہی نظر آتی ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں کے CONES صحیح کام نہیں کرتے انہیں رنگوں کی پہچان نہیں ہو سکتی۔ اور وہ ان کو اصل سے مختلف رنگوں میں دیکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کلر بلائنڈ کہا جاتا ہے۔ اگر خرابی زیادہ ہو تو وہ کوئی رنگ بھی نہیں دیکھ سکتے اور انہیں کلر ٹیلیویژن بھی بلیک اینڈ وائٹ ہی نظر آتا ہے۔

IRIS اور LENS کے درمیانی حصہ میں ایک رطوبت بھری ہوتی ہے جسے AQUEOUS HUMOUR کہا جاتا ہے جو آنکھ کے اندرونی دباؤ کو برقرار رکھتی ہے۔ اسی طرح LENS اور RETINA کے اندرونی حصہ میں گاڑھی سیاہ رنگ کی رطوبت ہوتی ہے۔ RETINA کے بیرونی حصہ کو اس رطوبت میں سے رسنے والا خون تقویت دیتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے ان رطوبتوں کے نظام میں خرابی پیدا ہو جائے تو وہ باقاعدگی سے گردن میں کھلنے والی نالی کے ذریعہ خارج نہیں ہو سکتیں۔ اور آنکھ میں دباؤ اور درد کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

بعض اوقات آنکھ کا ڈیلا سامنے سے پیچھے کے رخ پر زیادہ لمبا ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً دور کی چیزوں سے آنے والی روشنی کی شعاعیں RETINA تک پہنچنے سے پہلے ہی باہم مرکوز ہو جاتی ہیں جس سے دور کی نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ اس عارضہ کو CONCAVE شیشوں کی عینک یا CONTACT LENS لگانے سے ٹھیک کیا جاتا ہے جو شعاعوں کو RETINA پر مرکوز کر دیتے ہیں۔

اس کے برعکس اگر ڈیلہ سامنے سے پیچھے کی طرف نارمل سے چھوٹا ہو جائے تو روشنی کی شعاعیں

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

☆مکرم جمیل احمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ مکرمہ امتہ العزیز سراج صاحبہ اہلیہ مکرم سراج دین صاحب مورخہ 12 جولائی 2001ء بروز جمعرات ہالینڈ کے شہر ویسٹرفورٹ میں وفات پا گئیں موصوفہ کی عمر 61 برس تھی۔ ہالینڈ میں آپ کی نماز جنازہ مکرم نعیم احمد صاحب خرم (مربی سلسلہ) نے پڑھائی۔ جس میں نیشنل امیر مکرم ھبۃ النور، اراکین مجلس عاملہ اور دیگر ایک سو سے زائد احباب جماعت نے شرکت کی۔ مقامی جماعت کے صدر مکرم رانجھا محبوب الٰہی صاحب نے جملہ انتظامات کے سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا۔ بعد ازاں مکرم سراج دین صاحب اور ان کے دو بیٹے مکرم شکیل احمد صاحب اور مکرم خلیل احمد صاحب مورخہ 19 جولائی بروز جمعرات صبح 7 بجے مرحومہ کی میت لے کر ربوہ پہنچے اسی روز بعد از عصر مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) نے بیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (استاذ الجامعہ) نے دعا کروائی۔

مرحومہ نیک، دعا گو، ہمدرد اور انتہائی خوش مزاج خاتون تھیں لجنہ کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ آپ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) اور مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (استاذ الجامعہ) کی ممانی تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

1- انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ یونیورسٹی آف پنجاب نے ایم ایڈ ایلیمنٹری ر سیکنڈری اور ایم ایڈ سائنس میں داخلوں کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست فارم 15 اگست تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 18 جولائی۔

2- قائد عوام یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نواب شاہ نے B.Tech پاس طلباء کے لئے بی ای سول، بی ای الیکٹریکل اور بی ای میکینیکل میں سیکنڈ ائیر میں ڈائریکٹ داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم یکم اگست تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 19 جولائی۔

3- سنٹر فار منیجمنٹ سائنسز اینڈ یونیورسٹی کالج آف انفارمیشن ٹیکنالوجی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے BBIT اور MBIT میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 5 اگست تک جمع کروائے جا سکیں گے مزید معلومات کے لئے ڈان 19 جولائی 2001ء۔

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆

بازیافتہ نقدی

کسی دوست نے کچھ بازیافتہ نقدی دفتر میں جمع کروائی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ولادت

☆مکرم ملک محمد خان گوہر صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا سکنہ لالیاں ضلع جھنگ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی محترم عبدالغفار کھوکھر صاحب کو ایک بیٹی کے بعد مورخہ 27-6-2001 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچے کا نام فراز احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود میاں ولی محمد صاحب کھوکھر مرحوم کا پڑپوتا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا فرمائے اور نیک خادم دین بنائے۔

☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 2

اس جلسہ میں 120 کارکنان نے خدمت سر انجام دی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

محترم امیر صاحب نے جلسہ کے جملہ انتظامات کی تعریف فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دیوانہ وار حاضر ہوئے۔ آپ نے نہایت ہی رقت بھرے الفاظ میں سب مہمانوں کو الوداع کہا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم سارا سال اس موقعہ کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اور آپ لوگوں کے آنے سے ہمارے دل خوشی سے بھر جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور بحفاظت آپ کی منزل مقصود پر پہنچائے۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے پر سوز اختتامی دعا کروائی۔ یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا یہ کامیاب جلسہ تین روز جاری رہنے کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 جون 2001ء)

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع حافظ آباد اور ضلع گوجرانوالہ کے لئے بھجوا رہا ہے۔

(i) توسیع اشاعت (ii) نئے خریدار بنانا (iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی (iv) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی۔ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

خبریں

ربوہ: 24 جولائی گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 19 زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 25 جولائی۔ غروب آفتاب: 7-13
جمعرات 26 جولائی۔ طلوع فجر: 3-43
جمعرات 26 جولائی - طلوع آفتاب: 5-17

ڈاڈر (مانسہرہ) میں تباہی

مانسہرہ کی بستی ڈاڈر میں آسمانی بجلی گرنے اور پانی کے زبردست ریلے سے پوری بستی نیست و نابود ہوگئی۔ جس سے 200 افراد کے ہلاک ہونے کا خدشہ ہے۔ مکانوں کے ملبے تلے آ کر 104 سے زائد عورتوں، مردوں اور معصوم بچوں کی ہلاکت کی تصدیق ہوگئی ہے۔ 100 سے زائد زخمیوں کو شنکیاری، مانسہرہ اور ایبٹ آباد کے ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا۔ لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت مکانوں کے ملبے اور دریائے سرن میں مختلف مقامات سے 47 لاشیں برآمد کر لیں، اس چھوٹی سی تاریخی بستی کے مکینوں کو جان بچا کر بھاگنے کی مہلت تک نہ ملی۔ دریا میں آنے والی شدید طغیانی اور تیز بارش کی وجہ سے بعض مرنے والوں کی لاشیں دریائے سرن سے ہوتی ہوئی تربیلا جھیل تک پہنچ گئی ہیں۔ لینڈ سلائیڈنگ کے باعث ڈاڈر اور مانسہرہ کو ملانے والی سڑک بند ہو جانے سے زخمیوں اور لاشوں کو لانے اور لے جانے میں سخت دشواری کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ دریائے سرن کے کنارے کھڑی فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بڑے بڑے درخت جڑوں سے اکھڑ کر دریا میں بہہ گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ دریائے سرن کے کنارے رہنے والوں نے مکان خالی کر دیئے ہیں۔ مالی نقصان کا اندازہ کروڑوں روپے کے لگ بھگ بتایا جاتا ہے۔

راولپنڈی اسلام آباد میں شدید ترین بارش

راولپنڈی اسلام آباد میں سو سالہ تاریخ کی شدید بارش ہوئی ہے۔ 620 ملی میٹر سے زائد بارش ریکارڈ کی گئی۔ جو ایک ریکارڈ ہے۔ اس سے قبل اتنے کم وقت میں اتنی زیادہ بارش کبھی نہیں ہوئی۔ اس شدید بارش سے راولپنڈی کے ندی نالوں میں پانی کا بہاؤ یکدم تیز ہو گیا۔ سڑکوں نے ندی نالوں کی شکل اختیار کر لی جس سے ٹریفک کا نظام بری طرح متاثر ہوگیا۔ شہر کے اکثر علاقوں میں بجلی اور ٹیلی فون کا نظام بھی متاثر ہوا۔ اسلام آباد کے علاوہ ہزارہ ڈویژن کے اکثر علاقوں میں بھی شدید بارش ہوئی بالاکوٹ میں 330 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی جو ہزارہ ڈویژن میں اس موسم کی شدید ترین بارش ہے۔

وادی سوات کے ضلع بونیر میں طوفان بادوباراں

وادی سوات کے ضلع بونیر کے مختلف علاقوں میں طوفان بادوباراں اور آسمانی بجلی گرنے سے دو گھرانوں کے 19۔ افراد سمیت 36۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ کئی گھنٹوں کی تلاش کے بعد 35 لاشیں مل گئی ہیں۔ متعدد گاڑیاں، مویشی، مکانات اور کھڑی فصلیں سیلابی پانی کی نذر ہو گئیں۔

ربوہ میں بارش

ربوہ اور گردونواح میں گزشتہ روز صبح کے وقت ہونے والی بارش کی وجہ سے چند روز سے جاری حبس اور گرمی کا زور ٹوٹ گیا۔ مختصر وقت کے لئے ہونے والی اس بارش اور ٹھنڈی ہوا نے جولائی کے مہینے میں خوشگوار موسم بہار کی یاد تازہ کر دی ہے۔ بجلی بند ہونے کے باوجود موسم گرما کی شدت کا احساس نہ ہونے کے برابر تھا۔

دریائے چناب میں سیلاب

دریائے چناب میں نچلے درجہ کا سیلاب آ گیا ہے۔ پانی کی سطح آہستہ آہستہ بلند ہونا شروع ہوگئی ہے۔ جس سے قریبی دیہات کے مکینوں نے نقل مکانی اور حفاظتی انتظامات کرنے شروع کر دیئے۔ فلڈ کنٹرول گجرات کے عملہ کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔

اڑیسہ میں شدید بارشیں

بھارتی صوبے اڑیسہ میں شدید بارشوں سے 40 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ 70 لاکھ افراد ان بارشوں سے بے گھر ہوئے۔ اس کے علاوہ بارہ ہزار دیہات میں پینے کا پانی بھی آلودہ ہوگیا ہے۔

بحیرہ عرب میں طغیانی

ضلع ٹھٹھ کے قریب بحیرہ عرب میں شدید طغیانی کے باعث کیٹی بندر کے بند ٹوٹ جانے سے قرب و جوار کا وسیع علاقہ زیر آب آ گیا جبکہ درجنوں گاؤں ڈوب گئے۔ لوگوں کے گھر سمندری پانی میں بہہ گئے۔ جبکہ لوگ اپنی جانیں بچانے میں کامیاب ہوگئے۔

کالا باغ ڈیم ناگزیر ہے

صدر پاکستان جنرل مشرف نے کہا ہے کالا باغ ڈیم بھی قومی معیشت کی ترقی کے لئے دوسرے ڈیموں کی طرح ناگزیر ہے۔ ہم نے اس منصوبے کو ختم نہیں کیا۔ صرف اس کی ترجیح بدلی ہے اور اس سے پہلے بھاشا ڈیم کی سٹڈی کا کام شروع کرا دیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے لاہور میں واپڈا کے زیر اہتمام ایک سیمینار میں کیا انہوں نے کہا سندھ اور سرحد کو جلد احساس ہو جائے گا کہ کالا باغ ڈیم ناگزیر اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔

پاکستانی مسافر طیارہ ماسکو میں اتار لیا گیا

پاکستان انٹرنیشنل ائر لائنز کے اسلام آباد سے مانچسٹر جانے والے بوئنگ 747 طیارے کو روس کی فضائی حدود میں داخل ہونے پر زبردستی ماسکو ائیر پورٹ پر اتار لیا گیا۔ بعد ازاں پاکستانی سفارت خانے کی مداخلت پر طیارے کو جانے کی اجازت دی گئی۔

کراچی میں لانچ ڈوبنے سے مرنے

والوں کی تعداد 25 ہوگئی کراچی کے قریب کشتی کے سمندر میں ڈوبنے سے مرنے والوں کی تعداد 25 ہو گئی ہے- وائس آف امریکہ کے مطابق 19 - افراد کی لاشیں نکالی جا چکی ہیں- مزید لاشوں کی تعداد جاری ہے- مرنے والوں کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے- جو تفریح کے لئے کھلے سمندر میں گئے تھے-

انڈونیشیا کے صدر برطرف انڈونیشی پارلیمنٹ نے صدر عبدالرحمٰن واحد کو مواخذے کے لئے پیش ہونے سے انکار پر ان کے عہدے سے برطرف کر دیا جبکہ خاتون نائب صدر میگاوتی سوئیکارنو پتری کو ملک کی نئی صدر منتخب کر لیا ہے- فوج کی طرف سے بھی سابق صدر واحد کے خلاف کارروائی کی حمایت کی گئی ہے- برطرفی سے قبل سپریم کورٹ نے پارلیمنٹ توڑنے کا اقدام غیر قانونی قرار دیا تھا- واحد کے سینکڑوں حامی مظاہرہ کرتے ہوئے صدارتی محل کے سامنے جمع ہو گئے-

واجپائی نے مذاکرات میں ناکامی کی ذمہ داری قبول کر لی بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے آگرہ میں جنرل مشرف کے ساتھ مذاکرات میں ناکامی کی ذمہ داری قبول کر لی ہے- سٹار نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ ان کی مذاکراتی ٹیم نے متفقہ فیصلے کئے اور انہوں نے ٹیم کو پاکستان سے ہونے والی بات چیت سے آگاہ رکھا-

مقبوضہ کشمیر میں دھماکے مقبوضہ کشمیر میں بموں کے دھماکوں میں 2 شہری ہلاک' 10 بھارتی فوجیوں اور 3 ایجنٹوں سمیت 18 - افراد زخمی ہو گئے- پہلا دھماکہ سری نگر میں اور دوسرا کپواڑہ میں ہوا-

برونڈی میں فوجی بغاوت ناکام برونڈی میں فوجی بغاوت ناکام بنا دی گئی وزیر دفاع نے ریڈیو پر بتایا کہ بغاوت کی ناکامی کے بعد حکومت کی وفادار فوجیں امن وامان بحال کرنے میں مصروف ہیں- بغاوت کے دوران رات بھر برونڈی کے دارالحکومت میں فائرنگ اور بموں کے پھٹنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں-

منی پور میں رات بھر ہنگامے ناگا باغیوں کے ساتھ حکومت کے جنگ بندی سمجھوتے کے خلاف منی پور میں خونریز احتجاج کا سلسلہ جاری ہے- تیس ہزار افراد نے صوبائی دارالحکومت امپھال میں زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا- سیکیورٹی فورسز نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس پھینکی اور ربڑ کی گولیاں چلائیں جس سے ایک سو سے زائد افراد زخمی ہو گئے- علاقہ میں صورت حال انتہائی سنگین ہے-

ماؤ نواز گوریلوں نے پولیس کی چوکی اڑا دی ماؤ نواز گوریلوں نے نیپال کے دور دراز مغربی علاقے کے ایک پولیس سٹیشن کو بم سے اڑا دیا جس کے نتیجے میں 21 پولیس اہلکار ہلاک اور 5 شدید زخمی ہو گئے

بقیہ صفحہ 1

اسی طرح گلشن احمد نرسری میں اللہ تعالیٰ کے فضل اکرم کے ساتھ ہر قسم کے پودے دستیاب ہیں جو کہ گلشن احمد نرسری نہایت ارزاں نرخوں پر فراہم کرتی ہے حسب ضرورت وہاں سے پودے حاصل کئے جا سکتے ہیں- اس کے علاوہ اگر آپ کو گھریلو باغبانی کے آلات کی ضرورت ہو تو وہ بھی فراہم کر رہی ہے- احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں-

(تزئین ربوہ کمیٹی)

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ- فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی-/50روپے- بڑی-/200روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

مرکب افسنتین
کولیسٹرول ومعدہ وجگر کی اصلاح کے لئے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

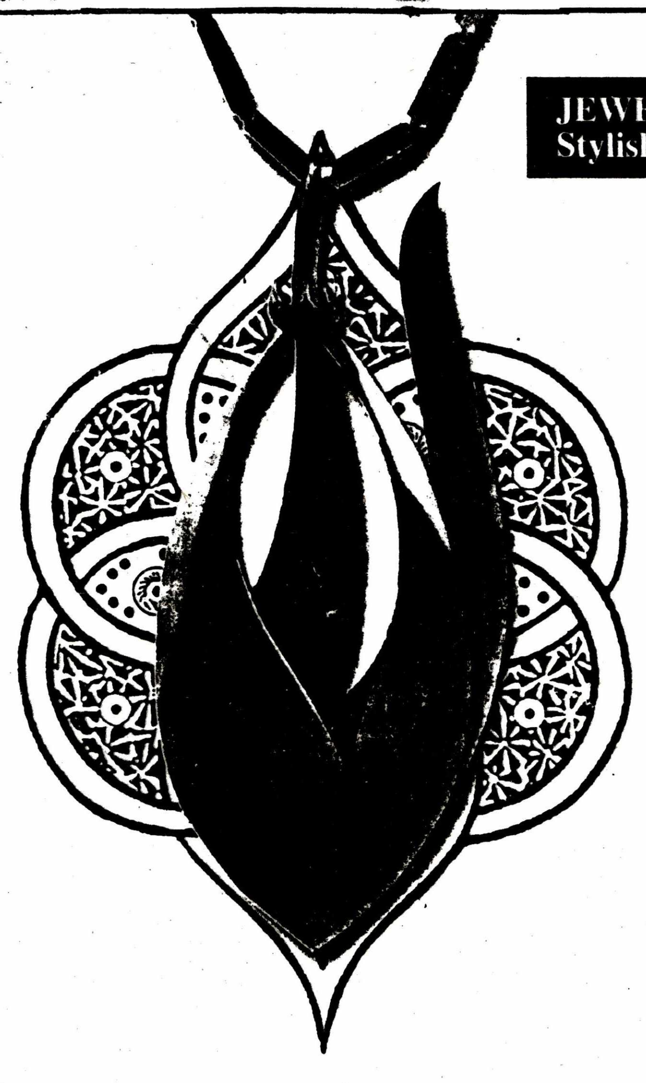

JEWELLERY THAT STANDS OUT.
Stylish, Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647290.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700. Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174